ما شاء الله لا قوة الا بالله
درین ایام سعادت فرجام بفضل ایزد منعام گلدستہ اوصاف رسول کریم مسمی بہ
خلق عظیم
باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان مرحوم
در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۸۶ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولا الذی قال فی شانہ وانک لعلی خلق عظیم علیہ الف الف صلوات وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ ابدا ابدا

بعد اسکے جانا چاہیے کہ خلق نیک کی تعریف قرآن و احادیث مین بہت آئی ہی اور باعث فلاح دارین ہی اسلیے اس فقیر محمد قطب الدین نے چاہا کہ کچھ فضائل اوسکے کہ [illegible] بیش اس مختصر مین نہین اور بعض اخلاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لکھون تا کہ لوگ اوسکا کرین اور کمال اور عالی رتبہ آپکا جانین اگرچہ کتابین اکثر اس فن کی بنی ہی ہین لیکن مختصر [illegible] فائدیکی بہت [illegible] اسکو اس نفع دا [illegible] اور نام اس رسالہ کا خلق عظیم رکھا

فصل تفسیر [illegible] مین بیچ تفسیر آیہ وانک لعلی خلق عظیم کے لکھا ہی کہ مراد خلق سے دین اسلام ہی کہ کوئی دین پسندیدہ اور پیارا اللہ تعالے کے نزدیک اسلام کے برابر نہین ہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ [illegible] نے کہا کان خلقہ القرآن یعنے جو کچھ قرآن مین ہی اوسپر آنحضرت عمل کرتے تھے اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ [illegible] نے فرمایا ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وتمام محاسن الافعال اور براء صحابی کہتے ہین کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احسن الناس [illegible] واحسنہم خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر [illegible] کہتے ہین کہ خدمت کی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس برس [illegible]

۱ اللہ سب تعریف جس نے بھیجا ایسا رسول کہ فرمایا اوسکی شان مین کہ بیشک تو بڑے خلق پر ہی اوسپر ہزارون رحمتین خدا کی ہوجیو اور اوسکی آل اور یارون اور پیروون پر ہمیشہ ہمیشہ ۱۲

۲ اور بیشک تو ہر آئینہ بڑے خلق پر ہی ۱۲

۳ تھا خلق آپکا قرآن ۱۲

...نہا مجکو واسطے کسی چیز کے کہ کی مینے کیون کی تونے اور نہ واسطے
...یون نہ کی تونے اور تھے رسول علیہ السلام بہت اچھے سب لوگونمین
...در نہین چھوا مینے ریشم کو کبھی اور نہ حریر کو اور نہ کسی چیز کو کہ بہت نرم ہو رسول خدا
...صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتیلی مبارک سے اور نہین سونگھا مینے مشک کو اور نہ عطر کو کہ خوشبو
زیادہ رکھتا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے اور عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہین کہ تھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین تھے فحش گو طبعی اور نہ فحش گو بتکلف اور فرماتے تھے آپ خیارکم
احسنکم اخلاقا یعنے اچھے تم مین وہ ہین جو بہت اچھے اخلاق رکھتے ہون اور انس رض کہتے ہین
کہ ایک عورت یعنے بڑھیا سامنے آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک راہ مین مدینہ کی
راہون مین سے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو کچھ آپ سے عرض کرنا ہے فرمایا اے ام فلان بیٹھ جا جس
مدینہ کے کوچہ مین چاہے تو مین بھی بیٹھ جاؤنگا تیرے پاس پس جا بیٹھی وہ پس بیٹھے اوسکے پاس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تک کہ تمام کی اوسنے عرض معروض اپنی اور یہ بھی انس رض نے
کہا کہ تھی ایک لونڈی مدینے والونکی لونڈیونمین سے پکڑتی وہ ہاتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور لیجاتی آپکو جدھر چاہتی یعنے عرض حال کرنیکے لیے اور یہ بھی انس رض نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسی شخص سے تو نہ چھوڑاتے آپ ہاتھ اپنا اوسکے ہاتھ سے یہان تک
کہ وہی چھوڑاتا ہاتھ اپنا اور نہین پھیرتے مونھ اپنا اوسکے مونھ سے یہان تک کہ وہی پھیرتا مونھ اپنا
اور نہین دیکھا گیا کہ آپ اپنے زانو بڑھا کر بیٹھین ہمنشین سے یعنے برابر سبکے بیٹھنے متکبرون کی طرح
آگے بڑھ کر کسی سے نہ بیٹھتے اور عائشہ رض نے کہا کہ نہین مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے ہاتھ سے کسیکو مگر یہ کہ جہاد کرتے راہ خدا مین تو کافرونکو مارتے اور نہین مارا اپنے خادم کو
اور نہ کسی عورت کو اور انس رض نے کہا کہ چلا جاتا تہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
اور حال یہ ہے کہ آپ ... [illegible]
[illegible]

علیہ وآلہ وسلم کی گردن کے کنارے کی طرف کہ اوسمین نشان ڈالد
نے بسبب کھینچنے اوسکیکے زور سے پہر کہا اوسنے ای محمد حکم کر میرے لیے
جو تیرے پاس ہی بیس التفات کیا اوسکی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
حکم کیا اوسکے لیے دینے کا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ فِي مِیْزَانِ
الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ اور
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانتے ہو تم اوس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہی لوگونکو
بہشت مین وہ ڈر اللہ کا ہی اور اچھا خلق جانتے ہو اوس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہی لوگونکو
آگ مین وہ دو خالی چیزین ہین یعنے موںہہ اور ستر اور فرمایا لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ
کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ اور فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ
دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ اور فرمایا ڈر اللہ سے جہان ہووی تو یعنے خلوت
اور جلوت اور سفر اور وطن مین اور پیچھے لا برائی کے بھلائی کو کہ مٹا دیگی بھلائی برائی کو اور
معاملہ کر لوگون سے ساتھ نیک خلقی کے اور جب آئینہ دیکھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي اور بعضی روایت مین یون آیا ہی
کہ جب آنحضرت آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي وَحَرِّمْ
وَجْهِي عَلَى النَّارِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت وقت آئینہ دیکھنے کے یہ دعا پڑھتے تھے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَزَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَیْرِي اور بلا شبہہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین
تمہارے اچھون کی کہا صحابہ نے ہان فرمائیے فرمایا اچھے تمہارے وہ ہین کہ بہت بڑی ہون
[illegible] اور بہت اچھے ہون خلق اونکے اور انس رض سے روایت ہی کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ
[illegible] بہت اچھے لوگونمین از راہ خلق کے ایک روز مجھکو کسی کام کے لیے جانیکو ارشاد فرمایا پس
قسم خدا کی نہین جاونگا مین اور میرے دل مین یہ تہا کہ جاونگا مین اوس کام کے لیے کہ

کہ حکم کیا انہوں نے مجھکو اوس کام کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نکلا مین اوس کام کے لیے یہانتک
کہ گذرا مین لڑکون پر کہ وہ کھیل رہے تھے بازار مین پس ناگہان رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پکڑ لی گردن میری پیچھے سے یعنے بازراہ خوش طبعی کے پس دیکھا مینے طرف
آنحضرت کی اور حال یہ تھا کہ آپ ہنستے تھے پس فرمایا کہ ای انیس چلا تو جہان کا حکم کیا تھا مینے تجکو
عرض کیا مینے کہ ہان جاتا ہون مین یا رسول اللہ یہ روایت صحیح مسلم مین ہی اور کہا انس رضی نے کہ
مین خدمت مین رہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حال مین کہ مین آٹھ برس کا تہا خدمت کی
مینے آپکی دس برس پس نہین ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ تلف ہو گئی میرے ہاتھ سے
پھر اگر ملامت کرتا مجکو کوئی اونکے گھر والون مین سے تو فرماتے چھوڑ دو اسکو جو تقدیر مین تہا وہ ہوا
اور انس رضی بیان کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال کہ آپ خبر پرسی کرتے بیمار کی اور ہمراہ
جاتے جنازے کے اور قبول کرتے دعوت غلام کی اور سوار ہوتے حمار پر دیکھا مینے آپکو دن خیبر کے
سوار حمار پر کہ باگ اوسکی کھجور کے پوست کی تھی اور حضرت عائشہ رضی کہتی ہین کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم گانٹھ لیتے تھے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا اور کام کرتے اپنے گھر مین جیسکہ
کام کرتا ہی کوئی تم مین سے اپنے گھر مین اور کہا عائشہ رضی نے کہ تھے آنحضرت صلعم ایک آدمی آدمیون مین سے یعنے جیسے اور
آدمی ہین ویسا ہی حضرت اپنے تئین جانتے کچھ مشیخت نہ لگاتے اپنے تئین با وجود ایسے عالی نسبہ ہونیکے جوئین دیکھتے کپڑے اپنا
اور دوہتے دودھ اپنی بکری کا اور خدمت کرتے نفس اپنے کی اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
ایک عالم یہودی تہا کہ اوسکے کچھہ دینار آنحضرت کے ذمہ پر قرض تھے پس اوسنے تقاضا کیا آپ سے
آپنے اوسکو فرمایا کہ ای یہودی نہین ہی میرے پاس کچھ کہ دون تجکو یعنے بالفعل نہین ہی
جب کچھ آجاویگا تو ادا کرونگا اوسنے کہا کہ مین نہین ٹلنیکا تمہارے پاس سے ای محمد یہان تک
کہ دو تم مجکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اب مین بھی بیٹھتا ہون تیرے ساتھ پس
بیٹھے آپ اوسکے ساتھ [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشا اور فجر کی یعنے پانچون نمازونکا [illegible] مین گذرا کہ آپ نماز پڑھتے او

۴

۴

۵

پاس ہو بیٹھے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے اوسکو دھمکاتے یعنے خفیہ پس حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معلوم کیا دھمکانا صحابہ کا منع کیا اونکو دھمکانے سے
پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہودی قید کرے آپکو ہمکو کیونکر نہ آوے پس فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو رب میرے نے اس سے کہ ظلم کروں ذمی
اور غیر ذمی پر پس جب دن چڑھا کہا یہودی نے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا آدھا مال میرا اللہ کی راہ مین تصدق ہی آگاہ ہو جیو قسم خدا کی نہین کیا مینے
آپ کے ساتھہ یہہ معاملہ مگر اسلیے کہ دیکھوں مین طرف تعریف آپکے جو توریت میں ہی یعنے
فقط امتحان کرتا تہا کہ آپکی تعریف جو توریت مین ہی آپ مین پائی جاتی ہی یا نہین کہ توریت مین
یہہ ہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہہ اوسکی پیدایش کی مکہ مین ہی اور جگہہ اوسکی ہجرت کی طیبہ یعنے مدینہ
مین اور ملک یعنے سلطنت اوسکی شام مین ہی یعنے غلبہ اسلام کا وہان بہت ہوگا نہین ہوگا
بدگو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین یعنے مانند بازاریونکے اور نہ بتکلف فحش گو اور
بدگو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور یہہ میرا مال موجود ہی پس حکم
کیجیے اسمین ساتھہ اوس چیز کے کہ حکم کرے تمکو اللہ اور تہا وہ یہودی بہت مال والا روایت کی یہہ
بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین اور عطا بن یسار سے منقول ہی کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے کہا مینے خبر دو مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت سے جو توریت مین ہی
کہا اونہون نے ہان خبر دیتا ہون مین تجکو قسم خدا کی تحقیق وہ صفت کیے گئے ہین توریت مین ساتھہ
بعض صفت کے جو قرآن مین ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا
وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَ
لَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ
يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یہہ دونون
روایتیں مشکوۃ مین سے لکھی ہین ف ان دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ

نبی برحق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتین اور خبرین [illegible] مین لکھی ہین اور ایسا ہی عبد اللہ بن
سلام جو یہودی تھے [illegible] ہوتا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی صفتین توریت مین دیکھکے اور منطبق آپ پر کرکے مشرف باسلام ہوے علے ہذا القیاس
اکثر کتب سماوی مین آپکی صفات حمیدہ اور نبی برحق ہونا آپکا مذکور ہی اب جو کوئی قائل
[illegible] نبوت کا وہ بڑا بدبخت ہی اور اوپر کی روایت سے یہ نکلے معلوم ہوا کہ صبر کرنا اور
نرمی و خوش اخلاقی کرنی باعث مطلب پانی کی ہی چونکہ حضرتؐ نے صبر کیا اور نرمی اور
حسن اخلاق اختیار کی اوس یہودی کا دل موم ہو گیا اور براہ حق پر آگیا حدیث شریف مین
آیا ہی کہ اللہ نرمی کرنیوالا ہی دوست رکھتا ہی نرمی کو اور دیتا ہی نرمی سے وہ چیز کہ نہین
دیتا ہی سختی سے اور وہ چیز کہ نہین دیتا ہی سوائے سختی سے لاریب فیہ نرمی ایسی چیز ہی بعضے علما
ربانیین کو بھی تجربہ اسکا ہوا ہی جیسے ہمارے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ کے وقت
مین بھی اسکا تجربہ ہوا کہ ایک رافضی شاہ صاحب کے مکان کے پاس رہتا تھا اوسکو شرح ملا
مین ایک مقام حل نہین ہوتا تھا اوسکا ایک یار منصف تھا اوسنے اوس سے کہا کہ بھائی تمھارے
مذہب کا کوئی عالم نہین ہی جس سے عقدہ کشائی تمھاری ہو شاہ عبد العزیز پاس چلو وہ
ابھی او سمجھا دینگے وہ شخص شاہ صاحب کی شان مین سخت سست بکنے لگا دوسرے روز پھر اوسنے
تنگدلی اپنی بیان کی بسبب نہ سمجھنے مقام لاحل کے اور اوسکے یار نے پھر کلام سابق کہا اور وہ
شاہ صاحب کو برا بھلا کہنے لگا اور یہ خبرین شاہ صاحب کو پہنچتی رہتی تھین تیسرے روز اقبال
وفال کے طوعا و کرہا وہ آیا یہ کہکر کہ خیر چلو پاپخانہ مین بھی تو جاتے ہی ہین ضرورت کیلئے
جب وہ آیا تو شاہ صاحب نے بہت خاطرداری اوسکی کی اور تقریر سہل و واضح سے اوسکو وہ مقام
ایسا سمجھایا کہ اوسکے دل کی گلجھڑی نکل گئی اور توفیق و مدد اللہ تعالے کی دستگیر اوسکی ہوئی
[illegible] سے کہا ایک سبق [illegible] مقرر ہو جائے آپنے فرمایا کہ تم ہمارے [illegible]
[illegible] وقت مقرر [illegible] نکو پڑھا دیا کرینگے [illegible] وہ

اور ہدایت تاب سے پڑھنے لگا جب شرح ملا تمام ہوئی تو شاہ صاحب نے علم اصول
پڑھایا اصول کے قواعد سے وہ گھبرا اور ہدایت پائی بعد چند روز کے جو وہ بیمار ہوا تو کسیکو
بھیجا کہ میرے اوستاد بزرگوار کو بلا لا شاہ صاحب اوسکے پاس گئے تو اوسنے کہا کہ مولانا صاحب
مینے آپکو اسلئے بلایا ہی کہ جب سے مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو مینے توبہ کی مذہب باطلہ
اپنے سے مین وصیت کرتا ہون کہ مین مرون تو میرے قرابتی میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگاوین
آپ اپنے شاگردون سے میری تجہیز و تکفین فرمائیگا یہ نتیجہ اوسکی خوش اخلاقی
کا ہوا کہ اوسنے راہ حق پائی مولانا یعقوب صاحب علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ دیکھو اگر شاہ صاحب
بھی مثل اوسکے سختی سے پیش آتے تو وہ کاہیکو راہ یاب ہوتا نرمی نے اوسکو گھیر لیا صدق
اللہ و صدق الرسول اللہم ارزقنا الرفق وحسن الاخلاق و رضاک آمین حاصل
یہ کہ حسن خلق بہ نسبت لوگون کے محمود ترین افعال و روضع صلحا سے اور باعث قبولیت کا دارین
مین ہی اور حقیقت حسن خلق مین اقوال علما کے بہت ہین خلاصہ اونکا یہ ہی کہ حسن نام سنوارنا
اور اچھا کرنا باطن کا ہی اور وہ حاصل ہوتا ہی اچھے ہونے چار چیزونکے سے کہ وہ علم اور خشم اور شہوت
اور عدل ہین اسلئے کہ جب قوت علم کی اچھی ہوگی تو حق کو باطل سے اور نیک کو بد سے سب
چیزون مین امتیاز کریگا اور اچھا کرنا خشم اور شہوت کا متابعت شریعت و طریقت سے ہے
اور عدل اور میانہ روی سب کا ہو مین موافق شریعت و طریقت کے برتے البتہ جو فعل اور
قول کہ اوس سے صادر ہونگے محمود اور موافق شریعت اور طریقت اور مروت اور عقل کے ہونگے
اور یہی سب حسن خلق ہی اور بعضون نے باطن کے سنوارنیکی یون تقریر کی ہی کہ باطن جب سنورتا
ہی کہ مفسدات قلب کے مثل عقائد باطلہ اور حسد اور بغض اور کینہ اور عداوت اور حب دنیا
وغیر ذلک قلب سے دفع کرے جیسا کہ سمجھا جاتا ہی امام غزالی رحمہ اللہ کے قول سے کہ اونھون نے
کہا اگر کہے تو کہ کیا حاجت ہی دفع کرنے شیطان کی اور آیا کفایت کرتا ہی اسکے لیے ذکر اللہ اور کہنا
انسان کا لا حول و لا قوۃ الا باللہ تو جان لے کہ علاج اسکا یہ ہی کہ بند کرے راہین داخل ہونے شیطان کی

بیان میں حسن خلق کے ۸

اور پاک کرے قلب کو صفات بد سے اور جب آدمی بعض کی صفت بد مگر کہ وہ ہتیار
شیطان کے ہین اور داخل ہوگا شیطان کی راہ سے جب کہ جدا ہونگی قلب سے جڑین ان صفات
بد کی اور آوینگے قلب مین شیطان کے وسوسے تو اونکو ٹھہراؤ دل مین نہین ہوگا اور روکیگا اونکو
ذکر اللہ تعالے کا اسلیے کہ حقیقت ذکر کی نہین ٹھہرتی ہی قلب مین مگر بعد آباد ہونے دل کے ساتھ
تقوی کے اور بعد پاک کرنے اوسکے صفات بد سے الا ہوتا ہی ذکر حدیث نفس کی یعنے وسوسہ
اوسکا نہین تسلط ہوتا ہی اوسکے قلب پر پس نہین دفع ہوتا ہی اوس سے تسلط شیطان کا اور اسیلیے فرمایا
اللہ تعالے نے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا خاص کیا گیا یہ
ساتھ تقوی اور متقی کے اور مثال شیطان کی مانند کتے بھوکے کی ہی کہ پاس آوے تیرے پس اگر
نہوگی آگے تیرے گوشت روٹی بھاگ جاویگا تیرے دھتکارنے سے پس مجرد دھتکارنا دفع کردیگا
اوسکو اور اگر ہو آگے تیرے گوشت اور وہ ہو بھوکا بلا شبہہ ٹوٹ پڑیگا گوشت پر اور دفع
نہین کریگا اوسکو دھتکارنا پس جبکہ قلب خالی ہو قوت شیطان سے بھاگ جاویگا اوس سے ذکر سے
پس ایسے شہوت جب غالب ہوگی قلب پر پڑیگی حقیقت ذکر کی طرح حاشی قلب کے پس نہین ٹھہریگی
اندر قلب کے پس ٹھہریگا شیطان اندر دل کے اور اسیطرح قلوب متقیون کے جو خالی نہین ہوتی ہین
صفات بد سے پس اونہین پاتا ہی شیطان بسبب شہوات کے بلکہ بسبب خالی ہونے اونکے
ذکر سے بسبب غفلت کے پس جب ذکر کرنے لگتا ہی تو ہٹ جاتا ہی شیطان اور دلیل اسکی
قول اللہ تعالے کا ہی فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور تمام آیتین اور اخبار جو وارد ہین ذکر مین اور کہا
ابو ہریرہ رض نے کہ ملا شیطان مومن کا کافر کے شیطان سے پس شیطان کافر کا فربہ چکنا چپڑا تھا
لباس پہنے ہوئے اور شیطان مومن کا دبلا پتلا سر کے بال پریشان ننگا بدن سے پس کافر
کے شیطان نے مومن کے شیطان سے کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اوسنے کہ مین ایسے شخص کے ساتھ
ہون کہ جب کھاتا ہی بسم اللہ کہتا ہی پس بھوکا رہ جاتا ہون اور جب پیتا ہی الحمد للہ کہتا ہی
پس پیاسا رہ جاتا ہون اور جب تیل لگاتا ہی سر مین بسم اللہ کہتا ہی مین پریشان بال

رہ جاتا ہون اور جب کپڑا پہنتا ہی بسم اللہ کہتا ہی پس ننگا رہ جاتا ہون مین کافر کی شہید ہان

نے کہا کہ مین تو ایسے شخص کے ساتھہ ہون کہ نہین کرتا وہ کچھہ اون چیزون مین سے کہ تو نے ذکر کیا

پس مین شریک ہوتا ہون اوسکے کھانے اور پینے اور لباس وغیرہ مین اور محمد بن واسع کہ

بہت بزرگ ہین پڑھتے تھے ہر دن بعد نماز صبح کے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَلَّطْتَ عَلَيْنَا عَدُوًّا

بَصِيْرًا بِعُيُوْبِنَا يَرَانَا هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا نَرَاهُمْ اَللّٰهُمَّ فَاٰيِسْهُ مِنَّا كَمَا

اٰيَسْتَهٗ مِنْ رَحْمَتِكَ وَقَنِّطْهُ مِنَّا كَمَا قَنَّطْتَهٗ مِنْ عَفْوِكَ وَبَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ

كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ جَنَّتِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس ایک آدمی کی صورت

بن کر آیا ابلیس ایک روز مسجد کی راہ مین اور کہا ای ابن واسع آیا پہچانتا ہی تو مجکو کہا ابن واسع

کہ کون ہی تو کہا اوسنے لعین ہون یعنے شیطان ہون جو سب لعنت کرتے ہین مجکو کہا ابن واسع

نے کہ کیا چاہتا ہی تو کہا ابلیس نے کہ یہ چاہتا ہون کہ نہ سکھاوے تو یہ تعوذ کسیکو کہا ابن واسع نے

کہ واللہ نہین منع کرونگا مین اوس شخص کو کہ پڑھے اسکو پس کر اب جو چاہے تو اور فرمایا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین چلتا ہی شیطان اوس راہ مین کہ چلتا ہی اوسمین عمر اور یہ اسلیے تھا

کہ دل اونکا پاک تھا شیطان کے دخل سے اور اوسکے قوت سے کہ وہ شہوات ہین پس جب

کہ تو چاہتا ہی کہ دفع ہو تجسے شیطان برے کرسے جیسا کہ دفع ہوا عمر رض سے تو ہوگا یہ محال

تو مانند اوس شخص کے کہ طمع کرے وہ کہ پینے مین پہلے پرہیز کرنیکے اور معدہ بھرا ہو غلیظ

کھانے سے اور طمع کرے اسکی کہ نفع دے تجکو دوا جیسیکہ نفع دیا اوسکو کہ پی دوا بعد پرہیز

کرنیکے اور خالی ہونے معدہ کے پس ذکر اللہ دوا ہی اور تقوی پرہیز کرنا ہی کہ خالی کرتا ہی دل کو

شہوات سے پس جب اوترےگا ذکر اللہ اوس دل مین کہ خالی ہو غیر ذکر اللہ سے دفع ہوگا اوس سے

شیطان جیسیکہ دفع ہوتی ہی بیماری اوترنے دوا سے اوس معدہ مین کہ خالی ہو کھانون سے جیسا

کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ یعنے بلاشبہہ اسمین البتہ نصیحت

ہی اوسکے لیے کہ ہو اوسکے لیے دل خالی برائیون سے اور علاج حاصل کرنے اس صفت یعنے حسن

خلق کا یہ ہی کہ جو کچھ کہ افعال اور اقوال [illegible] ہین اور نفس اونکے کرنیکا حکم کرے تو خلاف
اوسکے عمل مین لاوے ہوتے ہوتے سب اخلاق پسندیدہ اور عادت ہوجاینگے
اور علاج اسکا یہ ہی کہ جو خلق حسن رکھتے ہین کہ وہ مقربان اور طالب مولیٰ ہین اونکی صحبت مین بہت
سے ہی ضرور تاثیر صحبت کی ہوگی اور سنت اور سیرت رسول علیہ السلام کی کہ اوپر مذکور ہوئی ہمیں
ملحوظ رکھے اور اون پر عمل کرے کہ اصل سبکی یہ ہی اور حضرت کی سیرت ملحوظ رکھنے کے لیے
ایک حدیث جامع بھی کافی ہی ابو سعید خدری رضی نے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جانور
کو گھانس دیتے اور شتر کو باندھتے اور گھر کو جھاڑتے اور بکری کو دوہتے اور پاپوش گانٹھ لیتے اور کپڑے کو پیوند
کرتے اور اپنے خادم کے ساتھ کھانا کھاتے اور جب خادم ماندہ ہوتا اپنے ہاتھ سے اناج پیستے یا اوسکی
مدد کرتے اور بازار سے جو کچھ خریدتے اپنی چادر مین گھر مین لاتے اور درویش اور تونگر اور بزرگ
اور خرد سے پہل ساتھ سلام کے کرتے اور مصافحہ کرتے اور درمیان آزاد اور غلام اور
سیاہ و سفید کے فرق نکرتے اور کپڑے رات دن کے ایک ہی رکھتے اور جو عاجز اور خاک آلودہ
[illegible] اونکی دعوت کرتا تشریف لیجاتے اور جو کچھ آگے لے آتا اگرچہ تھوڑا ہوتا حقیر نجانتے اور
کھانا شب کا صبح تک نرکھتے اور کھانا صبح کا شام تک نرکھتے نیک خو کریم طبع نیک معاش
کشادہ لب خندہ اور غمگین بے ترش رو اور متواضع بے مذلت اور باہیبت بے سختی اور سخی
بے اسراف تھے اور سبھون پر رحیم اور نیکدل رہتے اور ہمیشہ سر جھکائے رکھتے بیچ ازراہ عاجزی
و تواضع کے اور کسی شخص سے اور کسی چیز کے توقع اور طمع نرکھتے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابداً
ابداً انتہی پس جو کوئی سعادت دوجہانی چاہے اسکی پیروی کرے اور حقوق لوگونکے موافق
شرع اور طریقت کے ضائع نکرے اور مجمل حقوق تمام خلائق کے آپسمین یہ ہین کہ کسی مسلمان کو خواہ
زندہ ہو خواہ مردہ حقیر نجانے [illegible] دنیا کو دین پر مقدم نرکھے اور بے تجربہ کے ہر ایک پر اعتماد نکرے
اور [illegible] الامکان کسیکے آگے نہ لیجاوے اور حاجتین اونکی جہان تک ہوسکے
روا کرے [illegible] پاس نہ لیجاوے اور قول و فعل مومن کو جب تک ہوسکے حمل [illegible]

فائدہ بیچ صفات ۱۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۳

نیک پر کرے اور اگر کوئی تکلیف دیوے تو دشمن اوسکا نہو جاوے اور لوگونکی ایذا پر متحمل رہے
اور در پے بدلہ دینے برائی اور بدی کے نہو اور اگر صبر نہو سکے تو بدلہ برابر لے اور آپ ایذا کسیکو
نہ پہنچاوے اور اکثر لوگونکی صحبت سے دور رہے اور سوا اہل علم اور صلاح کے صحبت نرکھے
اور پیروی اور اونکی بھلائی مین کرے اور شر کو نادیدہ و شنیدہ جانے اور برائی کے کرنیوالونکو
نرمی سے منع کرے اور ہر مجلس و مجمع مین حاضر نہو اور ٹھٹھے اور خوش طبعی سے دور رہے
اور تمام امور مین میانہ روی اختیار کرے کہ افراط و تفریط سب جگہہ بری ہی اور چاہیئے کہ
باوقار بے تکبر رہے اور متواضع بے ذلت ہو اور فحش اور غیبت اور مانند انکے کے خو نکرے
اور زیادہ گوئی سے دور رہے اور سوا سخن مفید دین یا دنیا کے کسی سے نکہے اور عیوب
لوگونکے پوشیدہ رکھے اور متجسس اپنے عیبونکا ہو کر اونکے دفع مین کوشش کرے اور کسیکو ہاتھ
اور زبان سے ایذا نہ پہنچاوے مگر کہ امر شرعی مین ہو تو ضرر نہی اور صحبت اہل دنیا اور اہل معاصی سے پرہیز
کرے اور خلائق کی واہیات باتون پر کان نہ لگاوے یعنے سنے نہین اور اپنے سے کم رتبہ پر 12
نظر کر کے ہر حال مین صابر و شاکر اور متوجہ الی اللہ رہے اور اپنے سے اعلی پر نظر کر کر مشورت
اور حاسد نہو اور خیر خواہ خلائق کا رہے اور امر بالمعروف اور نہی منکر سے عند القدرت باز
نرہے مگر کہ خوف جان اور مال اور آبرو کا ہو تو اس صورت مین کراہت دلی اوس امر اور اوس
شخص سے کافی ہی تمام ہوا مضمون بحر العلوم کا اور کچھہ حدیثین فضائل اخلاق کی مشکوۃ مین سے
زائد کی گئین ہین اور تفسیر مدارک مین لکھا ہی اسی آیہ کریمہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے تفسیر
مین کہ کہا بعضے وہ یہ خلق ہی جو حکم کیا اللہ تعالے نے اپنے قول مین خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ یعنے اختیار کر عفو کو اور حکم کر اچھی بات کا اور مونھہ موڑ جاہلون سے حاصل
یہ کہ ان باتون پر عمل کرنا خلق عظیم تھا اور کہا عائشہ رضی [illegible] ان یعنے جو کچھہ
مکارم اخلاق قرآن مین مذکور ہین حضرت مین سب پائے جاتے تھے اور آپ عامل اونکے تھے اور
حضرت کے خلق کو جو بڑا فرمایا اسلیئے کہ دونون جہان سے غرض نرکھی اور [illegible]

انتہی اور تفسیر روح البیان مین اس آیۃ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ کوئی مخلوق مین سے تعریف
حضرت کی نہین کر سکتا بسبب متخلق ہونے حضرت کے اخلاق اللہ سے پر اسی سبب سے آپ کفار
کی ایذا کے متحمل ہوتے تھے کہ کوئی بشر ویسا متحمل نہو سکے اور آپ صبر کرتے تھے اللہ تعالے کی مدد سے
جیسا کہ فرمایا واصبر وما صبرک الا باللہ یعنے صبر کر اور نہین ہی صبر تیرا مگر اللہ کی مدد سے
اور امام [illegible] کہتے ہین کہ خلق ایک ملکہ نفسانیہ ہی کہ جسمین وہ ہوتا ہی اوسپر اچھے افعال کرنے
سہل [illegible] اور کرنا اچھے افعال کا وہ چیز ہی اور اونکا سہل ہونا اور چیز ہی پس وہ حالت کہ
باعتبار اوسکے حاصل ہو یہ سہولت اوسکو خلق کہتے ہین اور خلق اسکا نام رکھا بسبب راسخ
و ثابت ہونے اوسکے کہ ہوا وہ بمنزلہ اوس خلقت کے کہ مجبول ہوتا ہی اوسپر انسان اگرچہ
محتاج ہی وہ ملکہ راسخ ہونے مین طرف بہت مجاہدہ اور ریاضت کے اور اسیلیے کہا ہی علما نے
کہ خلق بدل جاتا ہی بسبب مصاحبت اور معاملہ کے کہ خلق اچھا برا ہوجاتا ہی اور برا اچھا
بحسب حال مصاحبون کے اوسکے عمل کرنیکے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ
فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ اور فرمایا علیہ السلام لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْاَھْوَاءِ وَالْبِدَعِ الخ اور اسی سبب
سے ہی مصاحبت نیکون کی اچھی کہ حکم ہی اوسکے حاصل کرنیکا اور مصاحبت بدونکی بری
ممنوع اور ایسہی بدل جاتا ہی خلق کوشش کرنے سے اوسکے اسباب مین اسیلیے ارواح کے طبیبون
نے تصنیف کی ہین کتابین علم اخلاق مین واسطے بیان کرنے اون چیزون کے کہ باعث صحت
روحانی کی ہین اور اون چیزون کے کہ مرض روحانی ہین جیسا کہ بدن کے طبیبون نے کتابین
علم ابدان مین لکھی ہین واسطے بیان سبب ہر مرض کے اور اوسکے علاج کے اور مفرد بیان فرمایا
خلق کو اور صفت لائے اوسکی عظیم جیسا کہ صفت لائے قرآن کی عظیم [illegible] کہتے ہین [illegible] حضرت
علیہ السلام کا [illegible] جیسے [illegible] واسطے تمام [illegible] کہ جمع تھا اوسمین شکر نوح کا اور خلۃ
ابراہیم کا اور اخلاص موسی کا اور صدق وعدہ اسمعیل اور صبر یعقوب اور ایوب اور عذر
داؤد کا اور [illegible] سلیمان اور عیسی کا غرض [illegible] اخلاق تمام انبیا علیہم السلام [illegible]

۴
بعضے آدمی [illegible]
۱۳۱
[illegible]

عارفین نے لِکُلِّ نَبِیٍّ فِی الْاَنَامِ فَضِیْلَۃٌ وَجُمْلَتُہَا مَجْمُوْعَۃٌ لِّمُحَمَّدٍ اور اسی سے جامع

ہی اس سبکا قول عائشہ رضہ کا کہ جب ویسے پوچھا خلق آنحضرت علیہ السلام کا اونھون نے کہا کہ

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ یعنے جو اچھے اخلاق قرآن مین ہین آنحضرت اون پر عمل کرتے تھے اور جو

ممنوعات ہین قرآن مین اون سے بچتے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ [illegible]

پوچھنے والیکے جواب مین اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے پڑھ دس آیتین

سورہ مومنون کی بیت خلق حضرت کا تھا اور محمد بن حکیم ترمذی نے فرمایا کہ کوئی خلق [illegible]

محمد علیہ السلام کے خلق سے نہ تھا کہ اپنی خواہش سے دست بردار ہوئے اور اپنی تئین بالکل [illegible]

کے کیا اور امام قشیری نے کہا کہ آنحضرت نہ کسی بلا سے منحرف ہوئے اور نہ عطا سے منصرف اور

کہا کہ آنحضرت کو کوئی مقصود و مقصد سوے خدا تعالے کے نہ تھا اور کہا بعضے بزرگون نے کہ جو کوئی چاہے

یہ کہ دیکھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان لوگون مین سے کہ حضرت کے زمانہ مین نہ تھے پس چاہیے

کہ دیکھے قرآن کو پس نہین فرق ہی قرآن کے دیکھنے مین اور آنحضرت کے دیکھنے مین یعنے سراسر متصف ہے

حضرت باوصاف قرآن پس جسنے قرآن کو دیکھا گویا حضرت کو دیکھا اور بعض نے کہا [illegible]

رسول علیہ السلام کا تو عمل کرے اونکی سنت پر خصوصًا اوس جگہہ کہ مٹ گئی ہو [illegible]

اسلیے کہ حیات رسول علیہ السلام کی بعد وفات اونکے وہ حیات اونکی سنت کی ہی اور جسنے چلایا

پس گویا کہ چلایا سب لوگونکو اور منجملہ اخلاق آنحضرت علیہ السلام کے یہ تھا کہ جو فرمایا صِلْ مَنْ

قَطَعَکَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ وَاَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ اسلیے کہ آنحضرت علیہ السلام

امت کو اوسیکا حکم کرتے تھے جسپر آپ بھی عمل کرتے تھے اور حضرت علے رضی اللہ عنہ سے روایت

ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ فَاِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ

فِی الْجَنَّۃِ لَا مَحَالَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَسُوْءَ الْخُلُقِ فَاِنَّ سُوْءَ الْخُلُقِ فِی النَّارِ لَا مَحَالَۃَ یعنے لازم

کرو اپنے پر حسن خلق کو اسلیے کہ حسن خلق والا جنت مین ہوگا بالضرور اور بچاؤ اپنے تئین بدخلقی

سے اسلیے کہ بدخلق آگ جہنم مین ہوگا بالضرور تمام ہوا مضمون ردیف الباء کا اور شروع [illegible]

۵۲ ۱۴ ۵۳ ۵۴

بیان صفات حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۵

ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] عجیبات مخلوق سے خلائق میں پیدا

پر بسبب ریاضت کے کچھہ اخلاق حسنہ حاصل نہیں [illegible] بلکہ محض عطائے الہی سے تھا

اور اسلیے ہمیشہ روشن تھے انوار معارف کے آپکے قلب مبارک میں یہان تک کہ پہنچے نہایت

[illegible] خصلتوں حمیدہ کی کمال عقل کا تھا اسلیے کہ عقل ہی سے فضیلتیں حاصل

ہوتی ہیں اور بری باتوں سے آدمی بچتا ہی کہا وہب بن منبہ نے کہ پڑھا میں نے اکثر کتابوں میں کہ

[illegible] نہیں دی تمام آدمیوں کو ابتدا دنیا سے انتہا تک عقل کامل مثل عقل آنحضرت صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت کو سب سے زیادہ عقل کامل عطا ہوئی تھی اور عوارف المعارف میں لکھا

ہی کہ عقل کے سو جزو ہیں ننانویں جزو تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئے ہیں اور ایک

جزو تمام مومنوں کو پس ایسے عقل العقلا کی پیروی کرنی چاہیے اونکے افعال و اقوال در سیرت

و اخلاق وغیرہا میں کچھہ بیان اونکا یہ ہوتا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاپوش اپنی گانٹھہ لیتے اور

[illegible] پیوند لگاتے اور اپنے گھر کا کام کرتے اور کاٹتے گوشت گھر والونکے ساتھہ اور کسیکے سامنے نکرتے

[illegible] یعنے بسبب حیا کے اور قبول کرتے دعوت آزاد و غلام کی اور قبول کرتے ہدیہ اگرچہ

ہو کسیکا اگرچہ گھونٹ دودھ کا ہوتا یا ران خرگوش کی اور بدلے میں اوسکے آپ بھی کچھہ دیتے

اور کھاتے اوس ہدیہ کو اور نہ کھاتے صدقہ کو اور پتھر باندھتے اپنے پیٹ پر بسبب بھوک کے اور

کھاتے جو کچھہ حاضر ہوتا اور نہ پھیرتے جو کچھہ پاتے اور نہ پرہیز کرتے حلال کھانے سے اور اگر پاتے بھونا

گوشت تو کھا لیتے اور اگر پاتے روٹی گیہوں کی یا جو کی تو کھا لیتے اور اگر پاتے حلوا یعنے شیرینی یا

شہد تو کھا لیتے اور اگر پاتے فقط دودھ بغیر روٹی کے اوسپر اکتفا کرتے اور اگر پاتے تربوز یا

کھجور تازہ اوسکو کھا لیتے نہیں کھاتے تکیہ لگا کر اور نہیں کھایا آپ [illegible] روٹی سے

تین دن [illegible] اور کھاتے [illegible] گھر کے لوگ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کی روٹی [illegible] یہان تک کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلے

علیہ وآلہ وسلم کی [illegible] ابوہریرہ ایک قوم پر آگئے اونکے رکھی تھی [illegible] بریان

پس بلایا اونھون نے انکو پس انکار کیا اونھون نے کھانے سے اور کہا کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
دنیا سے اور نہین سیر ہوئے آپ جو کی روٹی سے انتہی اور یہہ بات بسبب ایثار کے تھی کہ اورونکو کھلا دیتے
اور آپ نکھاتے نہ بسبب فقر کے اور نہ بخل کے اور آنحضرت بڑے متواضع تھے سب لوگونمین اور بڑی
سکینت و وقار رکھتے تھے بغیر تکبر کے نہین ہول لاتی آپکو کوئی چیز امور دنیا مین سے اور پہنتے آپ
جو کچھہ پاتے کبھی کملی چھوٹی سی کبھی چادر حبرہ یمانیہ اور کبھی جبہ صوف کا پہنتے غرض کہ جو کچھہ مباح
کپڑا پاتے پہنتے اور چھاپ حضرت کی چاندی کی تھی پہنتے اوسکو داہنی چھنگلیا مین یا بائین مین اور
سوار کرتے پیچھے اپنے غلام اپنے کو یا اور کسیکو اور سوار ہوتے اوس سواری پر کہ میسر ہوتے کبھی
گھوڑے پر کبھی اونٹ پر کبھی خچر پر کبھی حمار پر اور کبھی چلتے پیادہ پا ننگے پاؤن بغیر چادر اور عمامہ اور ٹوپی
کے یعنے بیان جواز کے لیے اور خوش طبعی کرتے لیکن نہ کہتے سوا بات حق کے ہنستے حضرت بغیر
ٹھٹھے مارنیکے دیکھتے لعب یعنے کھیل مباح کو پس انکار نکرتے اوسپر اور مسابقت کرتے اپنے اہل کے
ساتھہ اور تہین حضرت کے لیے اونٹنیان اور غنم یعنے بکریان اور دنبیان قوت حاصل کرتے اونسے
اپنے لیے اور اپنے اہل کے لیے اور تھے حضرت کے لیے غلام اور لونڈیان فوقیت نہ ڈہونڈتے اونپر
کھانے اور پہنے مین تشریف لیجاتے اپنے اصحاب کے باغونمین اور نہ حقیر جانتے کسی فقیر کو بسبب
فقر اوسکے اور نہ ڈرتے کسی بادشاہ سے بسبب سلطنت اوسکے بلاتے ہر ایک کو طرف دین خدا کے
ایک ہی طرح کا بلانا اور جسوقت ملتے کسی سے اپنے اصحاب مین سے تو پہل کرتے اوس سے مصافحہ
کے پھر پکڑتے ہاتھہ اوسکا پس تشبیک کرتے اوس سے یعنے اونگلیان اپنی اوسکی اونگلیونمین داخل
کرتے پھر اچھی طرح بھینچے ہاتھہ کو اور نہین بیٹھتا تھا کوئی پاس حضرت کے اس حالت مین کہ
آپ نماز پڑھتے ہوتے یعنے نفل مگر کہ ہلکی کرتے نماز اپنی اور متوجہ ہو بیٹھتے اوسکی طرف پھر فرماتے
کہ تجکو کچھہ حاجت ہی پھر جب فارغ ہوتے اوسکی حاجت روائی سے تو پھر نماز پڑھنے لگتے اور تھا
اکثر بیٹھنا آپکا اسطرح کہ کھڑی کرتے دونون پنڈلیان اپنی اور تھامتے اونکو دونون ہاتھہ سے گھیر کر
مشابہ حبوہ کے اور نہین پہچانی جاتی حضرت کی جگہہ بیٹھنے کی جگہہ بیٹھنے سے اوسکے اپنے ممتاز نہین

... لی بیٹھنے کی جگہ [illegible] اپنے مجلس میں
وہیں بیٹھ جاتے [illegible] تکبر [illegible] مسند تکیہ [illegible] اور اکثر بیٹھنا
حضرت کا رو بقبلہ تھا [illegible] فرمایا حضرت نے خیر المجالس ما استقبل به
القبلة [illegible] کرتے حضرت تو کلام کرتے ہمنشین آپ کے یعنے خاص ہمنشین اور
نہیں [illegible] تھے صحابہ حضرت کے پاس حدیث میں یعنے جو آپ فرماتے وہ قبول کرتے چون
و چرا نکرتے اور نہیں کھاتے تھے آپ گرم کھانا اور فرماتے کہ یہ برکت والا نہیں ہے اور بلا شبہہ
اللہ تعالے نے نہیں حکم کیا ہے ہمکو آگ کے کھانیکا پس ٹھنڈا کرو اوسکو اور کھاتے تھے آپ اپنے
آگیسے یعنے نہ لوگونکے آگیسے اور کھاتے آپ تین انگلیونسے یعنے انگوٹھے اور اوسکے پاس کی
دو انگلیونسے تاکہ نوالہ چھوٹا لیا جاوے اور کبھی چوتھی انگلی بھی لگا لیتے اور نہیں کھاتے
دو انگلیونسے اور فرماتے کہ یہ کھانا شیطان کا ہے اور کھانیکے بعد انگلیاں چاٹتے اور باسن کو
تھے خوب صاف کرتے اور حضرت جب بیٹھتے لوگون کے ساتھ اگر وہ کلام کرتے آخرت کا آپ بھی
انکے ساتھ وہی ذکر کرتے اور اگر ذکر کرتے کھانے یا پینے کا آپ بھی انکے ساتھ وہی ذکر کرتے اور
اگر ذکر کرتے امر دنیا کا تو آپ بھی وہ ذکر کرتے بسبب رفاقت اور تواضع کے ساتھ انکے پھر او
انکے پاس آتے اور صحابہ کبھی شعر پڑھتے آپکے سامنے یعنے خوش مضمون توحید وغیرہ کے اور ذکر کرتے
بعضی چیز انکا امر جاہلیت سے یعنے قبائح اور حماقت کفر کے حالت کی بیان کرتے اور ہنستے پس
حضرت بھی مسکراتے جب وہ ہنستے اور نہ منع کرتے حضرت صحابہ کو مگر حرام سے اور افعال و احوال
حضرت کے تفصیل سے احیاء العلوم میں مذکور ہیں اور کتاب مسامرات میں شیخ محی الدین
نے ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس [illegible] لوگونکا ذکر نہیں [illegible]
[illegible] قوم کے [illegible] رنگ کو اور حاکم کرتے اوسکو اون پر اور [illegible]
[illegible] اخلاقی [illegible] سے اور دستگیری کرتے اپنے اصحاب کی [illegible] لوگونسے
[illegible] انکے پاس [illegible] کو اور توقیر کرتے اوسکی [illegible] لکھنے [illegible] اور [illegible]

[illegible] ولقینہ ایضاً [illegible]

[illegible] فرمانعلیم صبر و شکر و قناعت و علم و یقین و تفویض و تواضع و رضا و تسلیم

فرمایا رسول خدا نے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہووین تجھمین پس نہین

ضرر تجھکو فوت ہونا دنیا کا بیچ محافظت امانت کی اور بیچ بات اور حسن خلیقہ یعنے

طبیعت و نیک خلقی اور پرہیزگاری کھانے مین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ابو رزین صحابی کو کہ کیا نہ بتاوین تجھکو مدار اس کام یعنے دین کا وہ جو پہنچے تو

اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والونکی یعنے ذکر کے لیے اور جب

تنہا ہووے تو پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر خدا کے اور دوستی

کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابو رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا

اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے

وہ سب [illegible] بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین ای رب ہمارے انہ وصل فیک

[illegible] یعنے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے

تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو بیچ کرنے ان سب چیزونکے تو کر اور فرمایا آنحضرت نے

یکدن اپنے اصحاب کو استحیوا من اللہ حق الحیاء یعنے حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنیکا کہا

صحابہ نے کہ بلاشبہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا آنحضرت نے

نہین ہی یہ یعنے نہین ہی حق حیا کا [illegible] کرتے ہین لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے

تو حیا [illegible] محفوظ رکھے سر کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا ہی سر نے اور چاہیے کہ

محفوظ رکھے پیٹ کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور

بلیہ اور بوسیدہ ہونیکو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت کو ترک کرے زینت دنیا کی پس

جو کوئی کرے [illegible] پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنیکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و

وسلم نے تین خصلتین ہین کہ جسمین نہووے ایک ان تینون سے کتا بہتر ہی اوس سے

۱۹

پرہیزگاری کہ باز رکھے اسکو خدا عز وجل [illegible] حرام چیزون سے یا حلم کہ [illegible]

اوسکے جہل جاہل کا یا حسن خلق کہ زندگانی بسر کرے بسبب اوسکے لوگون بیچ [illegible]

روایت جامع صغیر بین ہی اور باقی اوپر کی مشکوٰۃ بین الحمد [illegible] اولاً و آخراً

وظاہراً و باطناً والصلوٰۃ علی نبینا محمد و آلہ و اصحابہ [illegible]

برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

الحمد للہ کہ بفضل رب کریم کتاب مستطاب مسمی بخلق عظیم تالیف لانا نواب محمد قطب الدین [illegible]

دہلوی شہر کانپور مطبع نظامی بین باہتمام اقل الانام محمد عبدالرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان علیہ [illegible]

والغفران فی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ۱۲۸۶ ہجری بین مطبوع طبع خاص و عام مفید خواص [illegible]

خدای عز وجل ہمین اس کتاب کے کت انتساب کے سب مسلمانون کو اخلاق حمیدہ محمدیہ سے [illegible] اندوز

وسعادت آموز فرماوے بحبیبہ و آلہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فقط

اشتہار

یہ کتاب بموجب قانون بستم ۱۸۴۷ء بسی رجسٹری گورنمنٹ بین داخل ہوی کوئی شخص بدون

اجازت عاجز کے قصد چھاپنی کا نکرے فقط

وجہ ختم خاتم

واسطے [illegible] کہ یہ کتاب چھپی ہوی [illegible] مطبع نظامی [illegible] مہتمم کے [illegible] گیے فقط

العبد

عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان [illegible]

محمد روشن خان حنفی [illegible]

محمد عبدالرحمن خان